ایسٹر' لینٹ اور کارنوال

گزشتہ برس رمضان المبارک سے چند روز قبل لندن کے ایک علمی ادارے میں مجھے اسلام میں روزے کی اہمیت کے بارے میں لیکچر کے لیے مدعو کیا گیا۔ ایک برطانوی یونیورسٹی میں مجھے باقاعدگی سے لیکچر کا اعزاز حاصل ہوتا رہتا ہے۔ میرے ایک یہودی شاگرد اس علمی ادارے میں موجود تھے۔ گفتگو کے آخر میں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا تو انہوں نے پہلا سوال داغ دیا۔ بولے "آپ لوگ تمام تہوار' عبادات اور مذہبی رسومات چاند کے حوالے سے کرتے ہیں' جس کے باعث رمضان کی ابتدا اور اختتام کے بارے آخری روز تک ابہام رہتا ہے اور پتہ نہیں لگتا کہ کل پہلا روزہ ہے یا نہیں.... اور پھر کل عید ہے یا نہیں؟"

میں نے جواب میں کہا "اسلام میں سورج اور چاند کا حساب ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ مسلمانوں کے مہینے ضرور چاند کے حساب سے شروع اور ختم ہوتے ہیں' مگر تمام عبادات سورج کے حساب سے انجام پاتی ہیں۔ مثلاً رمضان کی رویت ہلال کا اعلان ہوتے ہی پہلا روزہ شمسی نظام کے طلوع آفتاب کے تحت رکھا جاتا ہے۔ صبح کے وقت سحری کا اختتام اور پھر شام کو افطاری غروب آفتاب کے وقت انجام پاتی ہے۔ پھر پانچوں نمازیں بھی سورج کے نظام کے تحت ادا کی جاتی ہیں۔ اسی نظام شمسی کے تحت ہر چوبیس گھنٹے میں تین لمحے ایسے آتے ہیں' جب سجدہ ممنوع ہوتا ہے۔" تب میں نے اس یہودی شاگرد کو یاد دلایا کہ یہودیوں کا یوم کپر (YOM KIPPUR) اور دیوار گریہ پر حاضری کے مراسم بھی چاند کی تاریخوں کے حساب سے انجام پاتے ہیں۔

یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ مسیحی برادری کا تہوار ایسٹر بھی چاند کے حساب سے منایا جاتا ہے۔ سب سے پہلی دلچسپ بات تو یہ ہے کہ اس تہوار کو "شرقیہ" یا Easter کہتے ہیں۔ اس تہوار کی تاریخ متعین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر سال فروری میں چاند کی پہلی تاریخ سے اس طرح چالیس دن شمار کیے جاتے ہیں کہ چالیسواں دن جمعہ کو ہو۔ چاند کی پہلی تاریخ کے لیے رویت ہلال کی قدیم روایت پر عمل نہیں کیا جاتا' بلکہ ماہرین فلکیات کی مقرر کردہ تاریخ کو سند تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس سال یورپ میں چاند کی پہلی تاریخ 9 فروری کو شمار کی گئی۔ اس روز بدھ کا دن تھا' چنانچہ 13 فروری سے روز شماری کی گئی اور جمعہ 25 مارچ کو چالیس روز پورے ہونے پر ایسٹر کا تہوار منایا جائے گا۔

قرآن کریم کی سورۂ بقرہ میں رمضان کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے تم پر رمضان کے (پورے) مہینے کے روزے فرض کیے' جس طرح تم سے پہلے کی اُمتوں پر فرض کیے گئے تھے۔ چنانچہ یہودی اور مسیحی مذاہب میں بھی روزے ہیں۔ مسیحی عقیدے میں چالیس روزے رکھے جاتے ہیں' جن کے رکھنے اور کھولنے کا طریقہ مختلف مسیحی مکتب فکر کے لوگوں میں مختلف ہے۔ یورپ کے Angliean چرچ والے رمضان میں کھانے کی کوئی ایک شے ترک کردیتے ہیں' مثلاً میرے ایک جرمن دوست چالیس روز تک انڈا کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ ایک اور دوست چالیس روز کے لیے گوشت چھوڑ کر ویجی ٹیرین بن جاتے ہیں۔ انگریزی میں روزوں کے چالیس دن کو LENT کہا جاتا ہے' جبکہ یورپ میں بیشتر لوگ روزوں کے لیے FEST کا لفظ استعمال کرتے ہیں' جو کہ FAST کا سب سے قریبی مترادف ہے۔

ادیان عالم میں تہواروں' تقریبوں اور رسومات کے پیچھے کوئی حکایت' روایت یا واقعہ کارفرما ہوتا ہے۔ یہی صورت ایسٹر کی بھی ہے۔ عیسائی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چالیس روز تک قید میں رکھ کر موت کی سزا سنائی گئی تھی اور اس مقصد کے لیے صلیب کا طریق کار اختیار کیا گیا تھا۔ وہ جیل سے مصلوب ہونے کے مقام تک اپنی صلیب اپنے کاندھوں پر اٹھا کر چلنے کے پابند کیے گئے تھے۔ انہیں جتنی مدت مقدمے کی غرض سے محبوس رکھا گیا' اتنے دن یعنی چالیس روز تک LENT کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ روایات کے مطابق انہیں جمعہ کو صلیب پر موت کے حوالے کیا گیا اور رات کو ان کا جسم صلیب سے اتار کر ایک کمرے میں رکھ دیا گیا تھا۔

ایک اور روایت یہ ہے کہ انہیں دفن کر دیا گیا تھا۔ یہ

غلام گردش

ڈاکٹر یٰسین رضوی

سب کچھ بیت اللحم میں یہودی حکمرانوں کے ہاتھوں ہوا تھا۔ تاہم جمعہ اور ہفتے کی درمیانی رات کو ان کا جسم وہاں سے غائب پایا گیا اور عیسائی عقیدے کے مطابق وہ کمرے یا قبر سے جسم اور روح سمیت آسمانوں پر منتقل ہوگئے تھے۔ اس منتقلی کی نوید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے نزدیکی حواری سینٹ پیٹر نے قوم کو سنائی تھی۔ قرآن کریم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کی تصدیق کی ہے۔ خود سینٹ پیٹر یہودیوں کے ظلم و ستم سے بچنے کی غرض سے یورپ چلے گئے تھے اور آج کے روم میں ہجرت کی باقی زندگی گزارتے رہے۔ اسی روم کا ایک ذیلی محلہ ویٹی کن ہے' جہاں رومن کیتھولک عیسائیوں کا مرکز ہے اور پوپ وہاں پر ہی زندگی گزارتے ہیں۔ ویٹی کن کا مرکزی کلیسا سینٹ پیٹر کے نام سے منسوب ہے۔

اور یہ روایت بھی رومن کیتھولک عیسائیوں میں ہے کہ وہ LENT شروع ہونے سے پہلے کے ایک ہفتے میں مختلف شہروں میں خوشی کے جشن مناتے ہیں۔ یہ جشن کارنوال CARNIVAL کہلاتے ہیں اور کیتھولک شہروں خصوصاً روم' کولون' ریوڈی جنیرو' وینس' نیو آرلیز اور منیلا میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ کارنوال کی سب سے اہم باتوں میں رنگارنگ لباس' جنس کی مادر پدر آزادی' رقص' کھیل' تماشے' موسیقی' بینڈ اور مزاحیہ خاکے شامل ہیں۔ مختلف کاروباری اور صنعتی ادارے اس موقع کو اپنی تشہیر کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ کارنوال میں دو طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر کارنوال گزرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ دوسرے وہ جو خود کارنوال کا حصہ ہوتے ہیں۔ دونوں طرح کے لوگ گزرتے ہوئے پھول' ٹافیوں' چاکلیٹوں اور ننھے منے تجارتی سووینئرز تقسیم کرتے جاتے ہیں۔

عام طور سے یہ کارنوال تین سے چار میل تک لمبا ہوتا ہے اور یہ ایک کونے سے دوسرے کونے تک کا سفر تین گھنٹے میں طے کرتا ہے۔ تجارتی نجی ٹی وی اس کی کوریج کے لیے مقامی میونسپل کمیٹی کو معقول رقم ادا کرتے ہیں' جو انہیں مختلف اہم مقامات پر کوریج کے لیے پلیٹ فارم اور بجلی فراہم کرتی ہے۔ اس بار جرمنی کے سب سے اہم کارنوال مائنز MAINZ اور کولون KOLN میں منعقد ہوئے۔ اسی قسم کا ایک اہم کارنوال لندن کے علاقے نوٹنگ ہل میں بھی ہوتا ہے' مگر اس کا کوئی تعلق LENT سے نہیں ہوتا۔

مختصر یہ کہ فی الوقت دنیا بھر کے مسیحی اپنے اپنے عقیدے اور طریقے کے مطابق روزے رکھ رہے ہیں۔ یہ سلسلہ جمعہ 25 مارچ تک جاری رہے گا اور پھر ایک دن کے وقفے سے اتوار 27 مارچ کو ایسٹر کا مذہبی تہوار جوش و جذبے سے منایا جائے گا۔ ایک مختصر سی بات اور.... کرسمس کا تہوار گھریلو تہوار سمجھا جاتا ہے۔ یہ دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے حوالے سے منایا جاتا ہے۔ عیسائی حضرات یہ دن گھر پر گزارتے ہیں۔ سڑکوں پر ہو کا عالم ہوتا ہے۔ گھروں میں شتر مرغ بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے' جبکہ خواتین کئی کئی دن پہلے سے مختلف اقسام کی پڈنگ بنا کر اہل خانہ کو پیش کرتی ہیں۔ اس کے برعکس ایسٹر کا تہوار ایک دوسرے کے گھر جانے اور پبلک پارکوں میں دن گزارنے کا تہوار ہے۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ایسٹر' نوروز اور بیساکھی ایک ہی خاندان کے جشن ہیں اور انہیں موسم بہار کی آمد کا موسم یا جشن کہا جاسکتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کرسمس سورج کے حساب سے اور ایسٹر چاند کے حساب سے منایا جاتا ہے۔

(ڈاکٹر یٰسین رضوی سابق بیوروکریٹ اور سفارتکار ہیں اور "خبریں" کے لیے باقاعدگی سے لکھتے ہیں)

☆☆☆